سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸؍۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۹

پادری غلام مسیح صاحب — اسسٹنٹ ایڈیٹر
میکلوڈ روڈ - لاہور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب — مینجر
ایم - اے - ایمپرس روڈ - لاہور

نور افشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں ☩

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء	نمبر ۱۶

بہادر لڑکا

کر چکے عیسیٰ مصلوب پہ جاں اپنی فدا
عشق دنیا میں کرے تام ہمارا اے کر

جب قیصر دلیرین نے ۲۵۳ء میں عصای سلطنت اپنے ہاتھ میں لیا تو مسیحیوں کو ہر طرح کا آرام دینے کا وعدہ کیا اور کچھ عرصہ تک اُس نے ایسا کیا بھی مگر ۲۵۶ء میں مکرینس جادوگر نے جو اُس کا مشیر تھا اُس کو مسیحیوں سے بدظن کر کے اُن کا سخت دشمن بنا لیا اور صلاح دی کہ تمام بشپوں اور دیگر خادمانِ دین سے مسیح کا انکار کرائیں اور اگر وہ نہ مانیں تو قتل کئے جائیں پھر نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجیگی یعنی نہ تو یہ معلم ہی ہونگے اور نہ مسیح کی تعلیم دینگے - اور اس طور پر مسیحی دین صفحۂ ہستی پر سے مٹ جائیگا چنانچہ اس مصری جادوگر کی صلاح پر چل کے ولیرین نے پے در پے دو فرمان بدیں مضمون جاری کئے کہ کُل بشپ اور خادمانِ دین شریر سمجھے جائیں - دربارِ شاہی سے بے عزتی کے ساتھ دھکیائے جائیں - اُن کا مال لوٹا جائے - اُن کی جا عبادتیں بند کی جائیں اور اُن کے مُردوں کو قبرستان میں جگہ نہ دی جائے - تس پر بھی اگر وہ مسیح سے انکاری نہ ہوں تو سخت عذاب سے قتل کئے جائیں - شاہی گھرانوں اور معزز خاتونوں کو پا بزنجیر غلامی میں بھیج دیا جائے - ان فرامین کے جاری ہوتے ہی کئی بزرگ شربتِ شہادت نوش کر گئے - مگر مسیح مصلوب کا انکار نہ کیا ؎

یہی حال ہوتا ہے دیندار کا | نہیں خوف کچھ اس کو تلوار کا
خدا کے سوا ڈر کسی کا نہیں | اگر جان جائے تو پروا نہیں

اسی ایذا رسانی میں سرل نامی ایک لڑکا تھا جو سکندریہ کا باشندہ تھا - اُس کے مسیحی ہونے کے باعث اُس کے بت پرست باپ نے اُس کو بڑی بے رحمی اور بیدردی سے مار کر گھر سے نکال دیا تھا - آخر ش وہ حاکم کے حضور طلب کیا گیا - پہلے تو حاکم اُس خوبصورت اور خوب سیرت کم سن لڑکے کے ساتھ بڑی نرمی اور ملائمت سے پیش آیا - اور کہا کہ "اے لڑکے اگر تو مسیح کا انکار کرے تو مَیں تجھے معاف کرونگا اور تیرا باپ بھی پھر تجھے قبول کریگا" سرل نے بڑے ادب سے جواب دیا کہ "حضور میں مسیحی ہونے کے سبب ان عقوبتوں اور اذیتوں میں گرفتار ہونے سے جو جلد گذرنے والی ہیں بہت خوش ہوں کیونکہ یہ وہ زینہ ہے جس پر میں چڑھ کر مسیح تک پہنچونگا اور وہ ضرور مجھے قبول کریگا جس کے ساتھ میں اچھی طرح سے رہونگا میں خوشی سے نیتی میراث کو اس لئے کہ مجھے آسمان پر خزانہ ملیگا ترک کرتا ہوں مجھے موت سے کسی طرح کا خطرہ نہیں کیونکہ ؎

گذرنا ایک دن سب کو اس دنیای فانی سے
کوئی آگے روانہ ہے کوئی پیچھے روانہ ہے

تب حاکم نے اُس کے بازو باندھنے کا حکم دیا گویا کہ وہ ابھی اُس کو قتل کرنے کو لے جاتے ہیں کیونکہ اُس نے یہ خیال کیا کہ جب وہ آگ کو دیکھیگا اور اُس کو لوگ کہینگے کہ تو اب ڈال دیا جائیگا یا تیرا سر تیرے تن سے جدا کیا جائیگا تو چونکہ وہ لڑکا ہے خوف کھا کر ضرور مسیح کا انکار کریگا لیکن وہ بہادر آگ اور تلوار کو دیکھ کر مطلق ہراساں و ترساں نہ ہوا - تب جلاد اُسے پھر حاکم کے پاس لائے - حاکم نے اُس سے کہا کیا تو نے آگ اور تلوار دونوں کو دیکھا - اب بھی ہوش میں آجا اور اپنے گھر اور میراث میں لوٹ جا" - سرل نے جواب دیا "جناب عالی مجھے آگ اور تلوار کا خوف بالکل نہیں کیونکہ میرا آقا مسیح مجھے قبول کرنے پر ہے - پس جہاں تک جلدی ہو سکے مہربانی سے میرا کام تمام کر دیں تاکہ میں اپنے شفیع کے پاس ابدی خوشی میں جا پہنچوں" سو حاکم نے ناراض ہو کر کہ وہ مسیح کا انکار نہیں کرتا حکم دیا کہ اس کا قتل کیا جائے" - سرل یہ سن کے خوشی کے مارے اُچھلا اور بڑی شیریں آواز سے کہا ؎

ہے مسرت کہ اب ایذا سے ملیگا آرام
جلد پہنچونگا مسیحا کی قدمبوسی کو
پس سرل کو مقتل میں لے گئے اور جلاد نے ایک ضرب
شمشیر سے اس کا سر تن سے جدا کیا۔ تب
سب مصائب سے ہو گیا آزاد
گیا فردوس میں وہ بادلِ شاد
مسیحی لڑکو! کیا اگر تم کو مسیح سے انکار کے لئے کہا جائے
تو تم سرل کی مانند بہادر، بنکے مرنے تک وفادار رہو گے؟
راقم (مسز) کے۔ خیر اللہ سیالکوٹ آباد

مسیحی دھرم

از قلم ڈاکٹر پرتیو دت

صاحبان! اس تثلیثی خدا کے اوصاف وہی ہیں جنکو آپ سب بھی پرمیشور کے اوصاف مانتے ہیں سنیئے حضرت موسےٰ کو خدا نے کوہ سینا کے اوپر بادل اور بجلی کے بیچ میں سے آواز دیکر اپنا کیا نام بتلایا؟ وہ یہ ہے۔ خداوند۔ خداوند۔ خدا رحیم اور مہربان۔ قہر میں دھیما اور رب الفضل و وفا۔ ہزار پشتوں کے لئے فضل رکھنے والا گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا۔ لیکن وہ ہر حال معاف نکریگا بلکہ باپوں کے گناہ کا اُن کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلہ لیگا۔ ایسے خدا کو مانتے ہوئے یوحنا رسول اپنی انجیل اس طرح شروع کرتا ہے۔

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا ساری چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اُس میں زندگی تھی۔ اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا اور نور تاریکی میں چمکتا ہے۔ اور تاریکی نے اُس کو قبول نہ کیا۔ وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنے انہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ . . . .
اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ صاحبان! انہیں الفاظ میں ہم عیسائیوں کا کل ایمان بیان ہو گیا ہے اور جس کلام یا شبد کا بیان اوپر ہوا ہے وہ یسوع مسیح خدا مجسم ہے جو حضرت مریم سے پیدا ہوا اور پیلیسٹائن یا ملکِ فلسطین کے رومن حاکم پنطوس پلاطوس کے عہد میں یروشلم کے باہر کوہ کلوری پر مصلوب ہوا۔ مارا گیا۔ دفن ہوا تیسرے دن جی اُٹھا اور چالیس دن کے بعد آسمان پر چڑھ گیا۔ جہاں سے وہ پھر جلدی زندوں اور مردوں دونوں کا انصاف کرنے کو آنے والا ہے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کے آنیکی گھڑی اور وقت کوئی نہیں جانتا سوا خدا باپ کے۔ لیکن اس آمد کا ایام اب آگیا ہے جیسا کہ دانی ایل نبی کی کتاب اور یوحنا رسول کی مکاشفات کی کتاب میں درج ہے۔ یہ پیشینگوئیاں ویسی ہی صاف نہیں جیسی وہ پیشینگوئیاں جو انہیں نبیوں کی کتابوں میں اُسکی پہلی آمد کی نسبت درج ہیں۔ مثلاً دیکھئے یشعیاہ نبی کی کتاب کا ۷ باب ۱۴ آیت۔ جس میں لکھا ہے دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوئیل رکھیگی (اور پھر ۹ باب ۶ آیت) کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر۔ خدای قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ۔ اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد کے تخت پر اور اُسکی مملکت پر آج سے لیکر ابد تک بندوبست کریگا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشیگا۔ رب افواج کی غیوری یہ کریگی اسی مسیح بادشاہ کی خبر ملکِ مشرق میں کسی طرح بعض مجوسیوں کو ایک چمکدار ستارے کی معرفت ملی اور وہ اس کی ہدایت سے بیت اللحم گاؤں میں پہنچے اور اُنہوں نے وہاں ہمارے نومولود یسوع مسیح کو ایک سرائے میں اپنی ماں کے پاس چرنی میں رکھا ہوا پایا! اُنہوں نے اُسکی پرستش کی اور سونا۔ لوبان اور مُر کی نذریں اُس کے حضور گذرانیں اسی طرح اُس کی پرستش چند ایک بھیڑ بکری کے چرواہوں نے اسی سرائے میں آکر کی۔ کیونکہ رات کے وقت جنگل میں جہاں وہ نگرانی کرتے تھے اُنہوں نے آسمان پر فرشتے دیکھے جو یہ گا رہے تھے (غالباً اُسی وقت جب ہمارا اخداوند پیدا ہی ہوا تھا) کہ آسمان میں خدا کی حمد و تعریف۔ زمین پر صلح اور آدمیوں میں رضامندی ہو۔ اُن میں سے ایک نے ان چرواہوں کو کہا کہ جاؤ بیت اللحم میں دیکھو۔ وہاں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے۔ تم اُس کو ایک چرنی میں رکھا ہوا اور کپڑے میں لپٹا ہوا پاؤ گے۔ پھر جب پربھو یسوع مسیح ۴۰ دن کا ہوا تو اس کی ماں مریم اور اس کا منگیتر یوسف اُس کو ہیکل میں لے گئے کہ موسےٰ کی شریعت کے بموجب اُس کو خدا کی نذر کریں کیونکہ وہ مریم کا پہلوٹا بیٹا تھا۔ وہاں ایک خدا کے عابد شمعون نامی مرد نے اس کو اپنی گود میں لیکر کہا کہ اے خداوند اب تو مجھ کو رخصت کر کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے۔ اس شخص کو خدا اور روح پاک کی مدد سے معلوم ہو گیا ہوا تھا کہ وہ نہیں مریگا جب تک وہ خدا کے مسیح کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے۔ (باقی آئندہ)

انجیل کا ایک قلمی نسخہ

سٹاکہالم کے شاہی کتب خانہ میں منجملہ دیگر نوادر کے انجیل کا ایک قلمی نسخہ ہے جو بلحاظ اپنی ضخامت کے عدیم النظیر ہے اس کا طول پینتیس انچ اور عرض بیس انچ ہے۔ اس کے اُٹھانے کے لئے تین آدمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے ۳۰۹ صفحے ہیں جن میں سے ۲ گم ہو گئے ہیں اس کے ورق گدھے کے چمڑے کے ہیں۔ کل کتاب کے لئے ۱۶۰ گدھوں کی کھال اُتاری گئی۔ یہ کتاب میں عہد نامہ عتیق اور جدید دونوں ہیں کہا جاتا ہے کہ ۱۶۹۷ء میں سٹاک ہالم کے شاہی محل میں آگ لگی تو اس انجیل کا نسخہ ایک کھڑکی میں سے باہر پھینک دیا گیا تھا اور اس طرح آگ کے شعلوں سے بچا لیا گیا۔
(زمیندار ہفتہ وار)

نور افشاں

مطبوعہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء

ہندو آریہ دھرم کے معنے اور شدھی

نور افشاں کی اشاعت قریبہ میں ہم زمانہ حال کے چوٹی کے ہندو آریوں کے ہندو دھرم کی بابت اقوال پیش کر چکے ہیں۔ آج ہم ایک دو اور بزرگوں کے اقوال نقل کر کے اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ زمانہ حال کا ہندو آریہ دھرم بھی نرالا ہے۔ وہ ایک وسیع معانی کی لامذہبی کے سوا اور کچھ ثابت ہی نہیں کیا جاتا ہے پنڈت موتی لال نہرو کا نام تمام ہند میں مشہور ہے آپ ہندو آریہ دھرم کی بابت ذیل کا بیان کر چکے ہیں جس کا ذمہ دار خود آریہ گزٹ لاہور ہی ہے۔

۱۔ "ہندو دھرم کی وسعت"

پنڈت موتی لال نہرو نے مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہندو دھرم اتنا وسیع ہے کہ اس میں ناستک۔ بت پرست۔ وشنو۔ شیو اور ایک برہم کے اپاسک غرضیکہ تمام سما سکتے ہیں اور اگر مسلمان بھی یہاں بطور ایک فاتح قوم کے نہ آتے ہوتے اور اس وقت کی ہندو قومیت اور ہندو دھرم مضبوط ہوتے تو اسلام میں یقینی طور پر ہندو دھرم کا ایک فرقہ بنجاتا۔ مگر چونکہ قومیت کی مضبوطی کے بغیر دھرم مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہندوؤں کے سیاسی تنزل نے ان کے دھرم کو بھی کمزور کر دیا اور یہی باعث ہے کہ مسلمان ہندو دھرم میں جذب نہ ہو سکے"۔

اس پر آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ

ہم سمجھتے ہیں کہ پنڈت نہرو نے ایک بین حقیقت کا اعادہ کیا ہے اور یہ جو اکثر کہا جاتا ہے کہ غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا بالکل سچ ہے۔ اس لئے آریہ ہندو دھرم کے ہر شیدائی کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ ہندوؤں کے پولیٹیکل عروج میں کوشاں ہو۔ ورنہ ہمارا یہ یقین ہے کہ موجودہ سیاسی غلامی کی صورت میں ہم وا جک گیانی پہلے ہی ہو جائیں حقیقی معنوں میں دھرم آتما یا مذہب ہرگز نہیں ہو سکتے۔" دیکھو آریہ گزٹ لاہور مطبوعہ ۴ نومبر ۱۹۲۶ء کا صفحہ ۷ کالم اول کو۔

(۲) "ہندو"

آریہ مسافر دہلی کا شہید نمبر ۱۵ فروری ۱۹۲۷ء کے روز نکلا تھا جو ہمعصر آریہ گزٹ لاہور کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ اس کے صفحہ ۱۳ پر ہندو کے عنوان کی ذیل میں حسب ذیل بیان مسلسل صورت میں لکھا گیا ہے جس کا ذمہ وار آریہ مسافر دہلی ہے۔

"جینی بھی ہندو۔ سکھ بھی ہندو۔ بودھ بھی ہندو۔ سناتنی بھی ہندو۔ آریہ بھی ہندو۔ کبیر پنتھی بھی ہندو۔ رادھا سوامی بھی ہندو۔ برہمو سماجی بھی ہندو۔ دیو سماجی بھی ہندو۔ غرضیکہ سوائے مسلمانوں اور عیسائیوں کے جتنے فرقے بھی ہندوستان میں پائے جاتے ہیں اُن کے عقائد مذہبی خواہ کسی طرح کے ہوں مگر اُنہیں ہندو ہونے سے انکار نہیں۔ کوئی بجرنگ بلی پر فریفتہ ہے۔ کوئی گنیش جی مہاراج کی سونڈ پر فریفتہ اور شیدائی ہے۔ کوئی اپنے منہ کو اس طرح ڈھانپے رہتا ہے کہ ہوا بھی بدقت لیبیا۔ اندر جانے کے لئے راہ پائے۔ بہرکیف یہ تمام سوسائٹیاں اپنے آپکو بڑے فخر سے ہندو کہتی ہیں اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی انہیں اسی نام سے پکارتے ہیں۔ آجکل جو عیسائی اور مسلمان ہندوستان میں نظر آتے ہیں۔ یہ بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ وہ پہلے ہندو تھے۔ البتہ کلمہ پڑھ کر یا بپتسمہ لیکر ہندو مت سے علیحدہ ہو گئے۔ مگر جائے تعجب ہے کہ یہی دو فرقے ایسے رہے جو ہندو نہ کہلائے۔ ورنہ باقی ماندہ تمام متوں کے پیرو ہندو ہی کہلاتے رہے" الخ

(۳) ہندو آریہ دھرم شخصی مذہب ہونے سے بھی معرا ہے

یہ عنوان ہمارے تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ہندو آریہ دوستوں کے مسلمہ لیڈر مہاتما ہنسراج صاحب کے اس بیان کی جان ہے۔ جو آریہ گزٹ لاہور کی ۳۰ دسمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ کے بیان میں سے ذیل کا بیان نقل کیا جاتا ہے۔ جس کا ذمہ وار خود آریہ گزٹ لاہور ہی ہے۔ مہاتما ہنسراج صاحب نے بیان کیا ہے کہ۔

"ہمارے رشیوں کا یہ دستور تھا کہ وہ صبح شام سندھیہ وغیرہ کر کے ایشور کے دوار پر جاتے تھے پر وہ کوئی مورتی یا مندر ستھاپت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ایکانت ستھان میں دھیان کرتے تھے۔ زمانہ بدلا اور رشیوں نے ویدوں کے ارتھ کرنے کا خیال کیا تو براہمن گرنتھ رچے گئے۔

ویدوں کی عظمت

اپنشدوں میں بھی وید سوادھیائے پر زور دیا گیا ہے۔ ویدا ایشور کرت گرنتھ ہیں اور براہمن اُن کا بھاشیہ رشیوں کی قلم سے ہے۔ براہمن میں سوادھیائے کی بڑی پرشنشا ہے۔ لیکن آخر ایک مغالطہ پھیل گیا وہ یہ کہ براہمنوں کو بھی ویدوں کا درجہ دیا گیا پھر جھگڑا ہونے پر درشن بنے۔ یہ ہمارا لٹریچر ہے۔ ان سب کی متفقہ آواز ہے کہ وید سب سے اوتم ہے

بدھ اور عیسےٰ کی تعلیم

بدھ مذہب کے پھیلنے پر بدھوں نے اُسے (شخصی مذہب ... پرسنل ریلیجن ......) بنا دیا۔ آریہ ورت میں دھرم کی شرن تو پہلے ہی لی جاتی تھی۔ لیکن بدھ کی شرن میں جانا نئی بات تھی عیسائیت میں بھی ... پرسنل ایلیمنٹ ...... یعنی شخصی عناصر) پائے جاتے ہیں حضرت عیسےٰ کہتے ہیں جو میرے پاس آویگا نجات پائیگا۔ مسلمانوں کے کلمہ کا حصہ محمد رسول اللہ شخصیت ... پرسنیلٹی ......) کی طرف لے جانے والا ہے۔ آریہ دھرم کے اندر شخصی مذہب (پرسنل ریلیجن ......)

نہیں ہے۔ آریہ دھرم کہتا ہے جو اچھے سبھاؤ رکھیگا وہی پرماتما کے پاس جاویگا۔ گیتا کے اندر بھی غلط ارتھ کرنیوالوں نے تخفیت ۔ پرسنیلٹی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بنادی۔ پھر شنکر آچاریہ جی آئے اور بدھوں اور ہندوؤں کا مقابلہ ہوا تو ہندو دھرم کو مقابلہ کرنے کے لئے شخصی مذہب : پرسنل ریلجن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بنایا گیا اور یہ پوران ہے جنکو لیکر مورتی پوجا آرمبھ کی گئی ہے"

(۴) ہندو آریہ دھرم کی باطنی سیاہ تصویر جو سوامی دیانند جی نے کتاب ستیارتھ پرکاش میں کھینچی ہے اُس کا ملاحظہ خود ناظرین کرام ستیارتھ پرکاش میں کر سکتے ہیں۔ ہم اخبار کو ان بیانات سے سیاہ نہیں کر سکتے ہیں۔

بیان مافوق کے جملہ نظائر پر نظر ڈالتے ہوئے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے مجبور ہیں کہ ہندو آریہ دھرم لامذہبی کا مجمعہ ہے۔ مسیحیت و اسلام سے اس لامذہبی کا ہرگز دوستانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ مسیحیت و اسلام خصوصاً مسیحیت ہی اس لامذہبی کا علاج ہے۔ اگر ہندو آریہ دوست اپنی لامذہبی سے مسیحیت و اسلام کو فتح کرنا چاہیں تو انہیں اختیار ہے مگر یاد رہے کہ مسیحیت و اسلام لامذہبی نہیں بن سکیگا۔

مسولینی وزیر اعظم اٹلی کو ہلاک کرنیکی سازش

روم ۱۲۔ اپریل۔ مسٹر زینیو بونی جس نے مسولینی کو ہلاک کرنے کی تمام تیاریاں ۴ نومبر ۱۹۲۵ء کو مکمل کر لی تھیں اور عین موقع پر گرفتار ہوا اب اس کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ اس نے عدالت میں بیان کیا کہ اگر پولیس مجھے گرفتار نہ کرتی تو میں وزیر اعظم کو ضرور مار ڈالتا۔ منصوبہ یہ تھا کہ اُسے ہلاک کرتے ہی ۲۰۰ آدمی محل کے باہر فسیٹوں پر حملہ کرتے۔ لیکن چونکہ آدمی جمع نہ ہو سکے۔ اس لئے میں نے تنہا کام کرنے کا ارادہ کر لیا۔

(سند سے ماتزم)

فکر مسیحی و ذکر مسلم

گزشتہ سے پیوستہ

حصہ دوم

حصہ اول میں ہم نے سالہا سال کے گہرے مطالعہ حالات کے بعد اپنا بیان پیش کیا ہے۔ اب اس حصہ میں ہم کوشش کرینگے کہ جملہ دعاوی کی تصدیق میں غیر ملکی مسیحی مبلغین و ذمہ دار مسیحیین کی آراء کو شہادت میں پیش کرکے اپنے بیانکو ناقابل تردید بنائیں۔

(۱) اہل اسلام میں کام کرنیکی ضرورت

ہم یہ کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ اس ملک میں مشنری سوسائٹیوں نے مسلمانوں کو مسیحی بنانے کے کام پر پوری توجہ نہیں دی۔ جنوبی ہند پر تو یہ بات بالکل صادق آتی ہے۔ چونکہ ہم ہر چہار جانب سے برادران ہنود سے گھیرے ہوئے ہیں اس لئے ہمارے خیال ... قدرتی طور پر پہلے انہی کی جانب جاتے ہیں لیکن پیغام بشارت مسلمانوں کے لئے بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ہندوؤں کے لئے مسیح کل عالم کا منجی ہے۔ اہل اسلام تک رسائی کا طریق اس طریق سے جو کہ ہندوؤں تک رسائی کا ہے بہت مختلف ہے۔ اس لئے مشنری سوسائٹیوں کو اہل اسلام میں کام کرنے کے لائق آدمیوں کی تیاری کے مسئلہ پر خاص غور کرنا چاہئے۔ ہمارے مشنریوں کو اسلام سے واقفیت اور اسلام کی تہذیب و شائستگی کا ضرور علم ہونا چاہئے اور لازم ہے کہ وہ نہ صرف قرآن سے واقف ہوں بلکہ احادیث اور محمدی بزرگوں کا مثلاً امام غزالی اور دیگر صوفی مصنفین کی سیرت اور تاریخ کا بھی کچھ نہ کچھ علم ہونا چاہئے۔ ہمارے یہ اشارات اُن غیر ملکی ذکور و اناث کی طرف ہیں۔ جو اس ملک میں تبلیغی خدمت کے لئے آتے ہیں اور ان کا اطلاق اُن پر بھی جنہوں نے اس ملک میں کام کی تربیت پائی یکساں ہے۔ لیکن اگر انہوں نے مسیح کی زندگی سے جو جملہ صداقت علم اور حیات کا منبع ہے حصہ نہ پایا تو یہ تمام ساز و سامان بیکار ثابت ہونگے (ترجمہ انسائین۔ ایم۔ ایس۔ انٹیلی جنسر بحوالہ لاہور ڈایوسیسن میگزین بابت ماہ اپریل ۱۹۲۷ء)

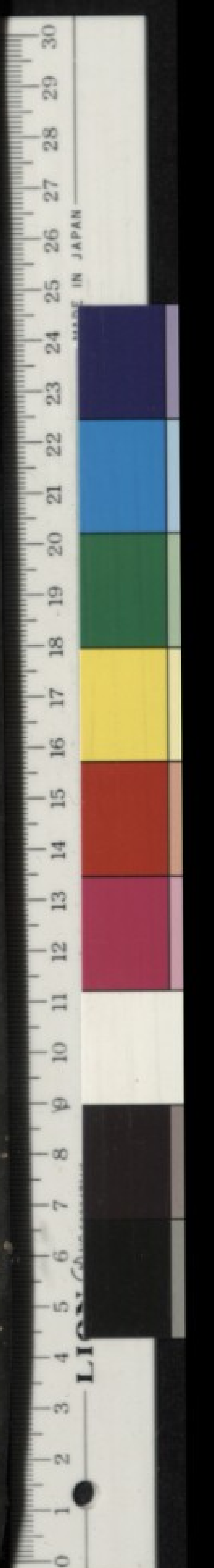
(۲) مسلمانوں کی مسیح سے بیگانگی کی وجوہ

وہ وجوہ جنکی خاطر مسلمان اسقدر قلیل تعداد میں ہمارے ساتھ مسیحی تجربہ میں شامل ہوتے ہیں تین ہیں اول وہ اپنی تمام تواریخ میں راسخ الاعتقاد اور حملہ دیگر مذہبی انسانوں کے چلے آئے ہیں۔ مگر تمام دیگر مذہبی اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں میں عزم صمیم اور جنگجوئی زیادہ پائی جاتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ابتدا سے ہی مسیح کی زندگی کی جو مثالیں ان کے سامنے آتی رہیں وہ ان کو اس قدر دور دھکیلنے والی تھیں کہ انہوں نے خلیج پر پل باندھنے کی بجائے اس کو اور بھی وسیع کر دیا۔ صحیح معانی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ... ایک مسیحی بدعت ہے۔ جو اس زمانے کی مسیحی زندگی اور عبادت میں موجود بھی مجرب بھی اور بت پرست مذاہب کے عناصر کے خلاف صدائے احتجاج کے نتیجہ میں رونما ہوئی تھی اور اس کا اثر مذہبی دماغوں پر پڑا تھا تیسری وجہ یہ ہے کہ دنیائے مسیحیت نے مسلموں کو مسیحی بشارت سنانے کا کام کبھی کامل مستعدی سے ہاتھ میں نہیں لیا؟ (دی مشنری ہیرالڈ بحوالہ لاہور ڈایوسیسن میگزین بابت اپریل ۱۹۲۷ء)

۳۔ مسلموں میں مسیحی تبلیغ کی ضرورت

قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دنیائے اسلام کو مسیحیت کی ضرورت ہے؟ کیا مسلموں کے لئے اسلام کافی طور پر مفید نہیں ہے؟ ہمیں اس قوم کے جزو تو بیگین (غیر مذاہب) اور مذہبی اصنام پرست ہے۔ اور جو پہلے ہی بہت سے مسائل میں مسیحیت کی شریک ہے عقاید میں تبدیلی کی کیا حاجت ہے؟

اس کا دینی جواب یہ ہے کہ کلیسیا جو مسیح کا جسم ہے اس تو سل کی حیثیت میں موجود ہے جس کے ذریعے مسیح اپنے تئیں اور اپنے پیغام کو دنیا پر منکشف کر سکتا ہے۔ آنجیل کا سرسری مطالعہ بھی ہمیں یقین کرا دیتا ہے کہ ہمارے خداوند کی تعلیم عالمگیر ہے اور زمانہ۔ قوم اور قومیت سے بالاتر ہے اور ساری



(خداوند) کا عالمگیر دائرہ مسلم دنیا پر بھی احاطہ کئے ہوئے ہے؟ (دی کال فرام دی مسلم ورلڈ دعوت منجانب دنیائے اسلام) مرتبہ جناب بشپ صاحب سالسبری صفحہ ۱۱)

۴- کلیسیا کو اخوتِ اسلامیہ کی ضرورت

تواریخ کلیسیا سے ظاہر ہے کہ مختلف اقوام وملل دائرہ کلیسیا میں شامل ہوئیں اور اُنہوں نے اپنی اپنی مخصوص خوبیوں سے کلیسیا کو زیادہ مجمع الصفات بنادیا۔ اسلام ہمیشہ اپنے بھائی چارہ اور گرمجوشی کے لئے جو اپنے پیرووں کے دلوں میں شعلہ زن کرتا ہے اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے مشہور رہا ہے۔ سوچو کہ اسلام کو مسیحیت میں تبدیل کرلینا کلیسیا کے لئے کیا معنی رکھیگا؟ ہندوستان میں مسلمان نومرید اچھوتوں کو مسیحی بنانے میں خاص جوش رکھنے کے لئے نمایاں حیثیت ظاہر کرچکے ہیں۔ آج کلیسیا جس میں ناخوشگوار اختلافات ہیں مسیح کے لئے جیتی ہوئی اسلام سے بے اندازہ استحکام حاصل کریگی۔

اگر محض مذہبی باتوں کو ہی لیا جائے تو بھی دو نہایت زبردست دلیلیں کلیسیا سے مسلموں کی پکار کے حق میں ہیں۔ خداوند مسیح کی فرمانبرداری اور اطاعت تقاضا کرتی ہے۔ اور کلیسیا کی ضرورت بھی مسلمانوں کے مسیحی بنانے کو ایک بہت ضروری حاجت قرار دیتی ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۱۲)

ہم مسیحی زندگی کی تعمیر میں مشغول ہیں۔ مگر اسلام کے مسئلہ عظیمہ کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ افریقہ اور ممالک شرقیہ کو مسیح کے لئے اس وقت تک فتح کرنا ناممکن ہوگا جب تک کہ کلیسیا مسلمانوں تک انجیل کو صحیح طور پر پہنچانے کے سوال کو ہاتھ میں نہیں لیگی۔ (ایضاً صفحہ ۱۴)

۵ پنجاب کے مسلموں میں مسیحی تبلیغ

پنجاب میں جو کام اس قسم کا ہوا اس کے لئے ٹی۔ ڈی فرنچ کا نام زیادہ نمایاں ہے۔ فرنچ اور ڈاکٹر فانڈر صاحبان کی مذہبی بحث وتجسس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی عمادالدین مسیحی ہوگئے۔ جنہوں نے ڈی۔ ڈی آف لیمبتھ کا اعزاز پایا اور جو کلیسیا کا نہایت نامور بہادر علم وادب تھا۔۔۔۔۔۔ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ پنجاب اور سندھ چرچ مشنوں کے ۲۰ دیسی پادریوں میں سے ۹ محمدی نومرید یا ان کی اولاد میں یہاں پھر ہم اس دلیل کا سہارا لیتے ہیں کہ تمام سب میں مشنری کام کے لئے مسلمانوں کا مسیحی ہونا ازبس ضروری ہے محمدی نومریدوں (پادریوں اور غیر پادریوں دونوں) نے ہندوؤں اور اچھوتوں اور نیز مسلمانوں میں سے لوگوں کو مسیح کے پاس لاکر تعمیر کلیسیا کی خدمت میں بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ صرف محمدی نومرید ہی ہیں جو پنجاب کے دیہات میں اس موومنٹ یعنی تحریک اجتماعی کے کام میں خاص مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ ایک سابق مسلم ڈاکٹر ماہواری رسالہ کا جو پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن کا آرگن ہے اڈیٹر ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۴۶-۴۷)

۶- مسیحی مصنفین کی غلطی

ازمنۂ سابقہ میں مشنریوں نے اسلام کو ایک بالکل ردی چیز قرار دیا تھا۔ اور بحث میں اکثر اسلام کی خوبیوں اور محمدی نقطہ نگاہ کا احترام نہیں کیا جاتا تھا تھوڑے سالوں سے رسائی کے نئے طریقے اختیار کئے گئے۔ اور اس قسم کی بحث کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۶-۶۷)

گذارش

آخر میں ہم مسیحی جماعت کی مسیحی اور غیر متعصبانہ اور عالمگیر اخوت کی روح سے عرض کرتے ہیں کہ کسی قوم کو اس کی کمزوریوں کے باعث مردود ٹھہرا کر دور نہ کرو۔ بلکہ پرانی انسانیت کے لباس کو اتار کر وہی مزاج اختیار کرو جو یسوع مسیح کا بھی تھا۔ وہ گالی کھاکر گالی نہ دیتا تھا اور جس میں نہ یہودی ہے۔ نہ یونانی۔ نہ مختون نہ نامختون۔ اگر مسلمانوں میں مقابلتہً زیادہ کمزوریاں بھی ہیں تو ہماری ذمہ واری زیادہ بڑھ جاتی ہے سوچو کہ دنیا کے تندرستوں کو نہیں بلکہ بیماروں کو حکیم درکار ہے۔ (ایک مسیحی)

کتب عہد عتیق کی صحت پر ایک محققانہ نظر

گذشتہ سے پیوستہ

چہارم۔ ماسوراہی زمانہ (تا ۱۰۰۰ء تک)

(۱)

ہم نے سطور بالا میں دیکھا تھا کہ حضرت عزرا کے زمانہ اور طالمودی زمانہ میں صحیح قراتوں کی نسبت روایات یہودی ربیوں اور فقیہوں میں پُشت بہ پُشت اور سینہ بسینہ چلی آتی رہیں۔ طالمودی زمانہ کے آخر میں اہل یہود کی قومی اور ملی حالات نے ان کو مجبور کیا کہ ان روایات کو احاطہ تحریر میں لے آئیں۔ اس طرح سے تحریری "ماسوراہ" (یعنی روایت) کی ابتدا ہوئی۔ جن اشخاص نے ان صحیح قراتوں کو جمع اور ترتیب دے کر لکھا اُن کو "ماسوراہی" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اُن کے صحیح متن کا نام "ماسوراہی متن" ہے۔ ان ماسوری فقیہوں نے پیشتر۔۔ کے مختلف نسخہ جات کو فراہم کر کے اُن کا نہایت باریک اور تنقیدی نگاہ سے مطالعہ کیا اور اس فن کو کمال تک پہنچا دیا وہ عبرانی زبان اور اس کے صرف ونحو اور عبرانی کتب مقدسہ اور اُن کے علم التفسیر کے ماہرین تھے۔ انہی فقہا نے اعراب کو ایجاد کیا اور مستند تلفظ کے مطابق حروف کی حرکات وسکنات کو مقرر کیا۔

پس ماسوراہ مختلف عبرانی کتب سماوی کے ابواب آیات۔ الفاظ۔ حروف۔ اعراب وغیرہ پر نہایت جامع طور پر نظر کرتا ہے۔ اُنہوں نے مختلف نسخہ جات کا مقابلہ کر کے جہاں کہیں کتابت کی غلطیاں وغیرہ دیکھیں درست کیں۔ اور جہاں کہیں الفاظ کے ادل بدل کو پایا یا غیر معمولی الفاظ کو دیکھا ان کو نوٹ کر کے اُن کا خاص لحاظ رکھا۔ اُنہوں نے اختلاف قرأت کا خیال رکھ کر نوٹ کیا۔ ان ماسوری فقہا نے اس کام کو ایسی تن دہی اور جانفشانی سے سر انجام دیا کہ اُنہوں نے عبرانی کتب مقدسہ کی مختلف کتابوں کی آیات اور الفاظ کی تعداد شمار کرنے

پر ہی قناعت نہ کی۔ بلکہ ان کتابوں کے حروف تک گن ڈالے اور ان اعداد کو حفظ کرنے کے لئے اشعار بنائے جنکو وہ زبانی یاد کر لیتے تھے۔ وہ یہ بھی بتا سکتے تھے کہ فلاں لفظ کتنی مرتبہ فلاں کتاب کی آیات کے شروع درمیان یا آخر میں مستعمل ہُوا ہے۔ وہ مختلف کتابوں کی درمیانی آیت درمیانی لفظ اور درمیانی حرف تک سے واقف تھے۔

ابتداءیں ماسوراہ علیحدہ کتابوں میں تحریر کیا جاتا تھا اور فقہا ان کتابوں کا استعمال درس کے وقت کیا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں وہ عہد عتیق کے نسخوں کے حاشیہ میں ذیلی حواشی کے طور پر لکھا جاتا تھا۔ ماسوروی فقہا بالخصوص دو امور کا خیال رکھتے تھے۔ اول یہ کہ نسخوں کی کتابت میں کیا لکھا ہے۔ دوم یہ کہ صحیح کیا ہونی چاہئے۔

۲

ماسوروی فقہا ان الفاظ و حروف کا جو کتب مقدسہ میں تھے خاص طور پر لحاظ رکھتے تھے۔ کیونکہ ان کے خیال میں کتب مقدسہ کا ایک ایک حرف اور شوشہ پاک اور ربانی اسرار سے پُر تھا۔ اُنہوں نے بڑی محنت اور کاوش سے ایک ایک حرف گنا مثلاً یہ کہ احبار ۱۱: ۴۲ کے عبرانی لفظ کی "ی" توراتِ شریف کے تمام حروف کا درمیانی حرف ہے اور احبار ۱۰: ۱۶ کا لفظ "بہت تلاش کیا" توراتِ شریف کا درمیانی لفظ ہے اور احبار ۸: ۸ توراتِ شریف کی درمیانی آیت ہے زبور ۷۸: ۳۸ کتاب زبور کی درمیانی آیت ہے اسی طرح تمام کتب کے الفاظ اور حروف اور آیات کو شمار کر کے انہوں نے اُن کے لئے علامات اور نشانات مقرر کئے۔ مثلاً پیدائش کی کتاب کے "بیرشیتھ" میں ۱۴۶ آیات ہیں۔ لہٰذا اُنہوں نے اس حصہ کا نام "عمیز یاح" رکھا۔ کیونکہ ان حروف کی تعداد ابجد کے لحاظ سے ۱۴۶ ہوتی ہے۔

ان ماسوروی فقہا نے عبرانی کتبِ مقدسہ کے حروف کو شمار کر کے ہمیں یہ بھی تبلایا ہے کہ فلاں حرف کتنی دفعہ تمام کتب مقدسہ میں استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً حرف "الف" بیالیس ہزار تین سو ستتر (۴۲۳۷۷) مرتبہ اور حرف "ب" پینتیس ہزار دو سو اٹھارہ (۳۵۲۱۸) مرتبہ کتب مقدسہ میں مستعمل ہُوا ہے۔ اور اس بات کو یاد کرنے کے لئے کہ فلاں حرف کتنی مرتبہ مستعمل ہُوا ہے اُنہوں نے اشعار بنائے اور ان کو حفظ کیا۔ مثلاً یہ بات یاد کرنے کے لئے کہ حرف "الف" ۴۲۳۷۷ دفعہ کتبِ مقدسہ میں لکھا ہُوا ہے اُنہوں نے عبرانی میں شعر بنائے جن کے ابتدائی حروف کی میزان بحساب ابجد ۴۲۳۷۷ ہوتے ہیں اور مبادا یہ شعر کسی کو فراموش ہو جائے اُنہوں نے یاددہانی کی خاطر اس شعر کے ساتھ ہی دو آیات لکھ دیں یعنی نحمیاہ ۷: ۶۶ اور گنتی ۷: ۱۷ جو حسب ذیل ہیں۔ "ساری جماعت کے لوگ سب کے سب مل کے بیالیس ہزار تین سو ساٹھ تھے"۔ اور سلامتی کی قربانی کے لئے دو بیل پانچ مینڈھے پانچ بکرے پانچ برے"۔ ان دونوں آیات کے اعداد کو جمع کریں تو میزان ۴۲۳۷۷ ہوتی ہے۔ اسی طرح حروف تہجی کے ہر حرف کے لئے اشعار اور آیات مقرر تھیں۔ اس طریقہ سے ان ماسوروی فقہا نے کتبِ مقدسہ کے الفاظ اور حروف کو محفوظ رکھا اور عبرانی متن کو حتی المقدور غلطیوں اور لغزشوں سے پاک رکھا

علاوہ ازیں وہ بعض الفاظ پر علامات اور نشانات لگا کر حاشیہ میں اُن پر نوٹ کرتے تھے۔ اگر کوئی لفظ صرف ایک ہی جگہ کتبِ مقدسہ میں مستعمل ہوتا تو وہ نوٹ میں الفاظ "اور کہیں نہیں" درج کر دیتے تھے اگر وہ سات مرتبہ مستعمل ہوتا تو وہ الفاظ "یہ لفظ سات مرتبہ وارد ہُوا ہے" تحریر کر دیتے تھے اور ساتھ ہی حوالے بھی دیتے تھے۔ اِن کے چند ایک نوٹ ملاحظہ ہوں۔ توراتِ شریف میں ۵۲ آیات حرف "م" سے شروع ہوتی ہیں"۔ توراتِ شریف میں گیارہ آیات حرف "ن" سے شروع اور ختم ہوتی ہیں"۔ وغیرہ وغیرہ۔ بخوفِ طوالت ہم زیادہ مثالیں دینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن ان کی باریک نظر ہم کو یہ بھی بتا دیتی ہے کہ فلاں فعل فلاں اسم کے ساتھ متعلق ہے۔ فلاں لفظ کے فلاں معنی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ان فقہا کے نوٹ کی ایک اور مثال دیتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین مسئلہ تحریف کا خود فیصلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ فقہا کیسی ایمانداری خلوص نیت محنت جانفشانی اور خدا ترسی سے اپنی کتب مقدسہ کی صحت کے ساتھ نقل کرتے تھے یشوع ۹: ۱ میں ہے۔ جب ان سب بادشاہوں نے جو یردن کے اس پار (یعنی) حتی اور اموری کنعانی فرزی حوی اور یبوسی تھے سنا"۔ اس آیہ شریفہ میں چھ بادشاہوں کے نام ہیں۔ لیکن حرف عطف "اور" صرف دو جگہ یعنی دوسرے اور چھٹے بادشاہ کے نام کے پہلے آیا ہے۔ اب ان فقہا کے دل میں یہ خیال آیا کہ شاید کوئی فقیہہ نقل کرتے وقت حرفِ عطف کو دو جگہوں سے زیادہ یا کم نہ لکھ دے۔ لہٰذا اُنہوں نے اس غلطی کے امکان کو دفع کرنے کے لئے حاشیہ میں الفاظ "بادشاہوں کے لئے سونا" لکھ دیئے اور گنتی ۳۱: ۲۲ کا حوالہ دیدیا۔ جہاں یہ لکھا ہے "فقط سونا اور روپا پیتل۔ لوہا۔ رانگا اور سیسہ"۔ یہاں پر بھی چھ نام ہیں اور حرفِ عطف "اور" صرف دو جگہ یعنی دوسرے اور چھٹے نام سے پہلے واقع ہُوا ہے۔ لہٰذا کاتب اس آیت کو دیکھ کر حرفِ عطف کی ٹھیک جگہ کو معلوم کر سکتا ہے اور یوں لغزش سے بچ سکتا ہے۔

برکت اللہ

دہلی ۱۵ اپریل چیف کمشنر دہلی نے زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند ایک اُردو پمفلٹ موسومہ "میں نے اسلام کیوں چھوڑا" کو بحق سرکار ضبط کر لیا ہے۔ یہ پمفلٹ مہاشہ گیان انند نے لکھا ہے اور اُونکار پریس دہلی میں شائع ہُوا ہے۔ ضبطی کی وجہ یہ تبلائی گئی ہے کہ اس کے مضمون سے مختلف جماعتوں میں منافرت پھیلنے کا امکان ہے۔ (رہنما)



خفیہ شاگرد

گذشتہ سے پیوستہ

(۳) خدمتگذاری کے موقعوں سے محروم

علاوہ بریں نقودیمس اور یُوسف ارمتیہ نے خفیہ شاگرد رہکر خدمتگذاری کے موقعے بھی کھو دیئے۔ لیکن اُنہیں جو خداوند مسیح کے علانیہ پیرو بن گئے تھے نہ فقط اس کے ساتھ رہنے سہنے کا بلکہ اُس کے حکم پر اِدھر اُدھر بشارتی خدمت کرنے کا فخر حاصل ہُوا (مرقس ۳: ۱۴ - ۶: ۷ - ۱۳) اور مریضوں کی شفابخشی کی خدمت بھی سپرد ہوئی۔ آنخداوند کا انہیں اپنی شاگردی میں لینے کا ایک خاص مقصد تھا۔ نہ صرف اُن کی اپنی ہی نجات کی خاطر اُس کو انہیں بلند ترین مدارج روحانی کی طرف رہنمائی کرنا مقصود تھا بلکہ یہ بھی کہ اُن کے ذریعہ سے اُسکی تعلیم کا چرچا دُور دُور ہو۔ اور اس کے کلام کی تاثیر چاراکنافِ عالم میں پھیل جائے۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد جب وہ آسمان کو صعود کرنے کو تھا تو اُس نے انہیں تاکید حکم دیا کہ تم یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے"۔ (اعمال ۱: ۸) یعنی انہیں اپنے ہی شہر سے شروع کر کے اپنی تاثیر کو جہاں تک اُن کی حدِ امکان میں ہوتا دُور افتادہ ممالک میں بھی پھیلانا تھا۔ اور حق تو یہ ہے کہ اس حکم کی تعمیل سے گریز کرنا دراصل ناگزیر بھی تھا۔ خود خداوند مسیح اس لئے نہ آیا تھا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے (مرقس ۱۰: ۴۵) اس لئے اُن پر جو اس کے سچے شاگرد بن کر اُسکی پیروی کیا چاہیں لازم ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا کی تقلید میں عوام الناس کی خدمت پر ہردم کمربستہ رہیں۔ اور وہ عجیب و غریب صداقتیں جو خود خداوند مسیح نے اُنہیں سکھائی ہیں وہ دوسروں پر بھی ظاہر کریں۔ آج ہندوستان بھی بے شمار اور نہایت ہی اہم اور سنجیدہ مذہبی۔ اخلاقی اور معاشرتی مسائل سے برسرِجنگ ہے۔ لیکن جنہوں نے آنخداوند کی مقدس تعلیم کو قبول کر کے اُسکی شاگردی اختیار کی ہے ان کا تو یہ اعتقاد ہے کہ فقط مسیح اور اُس کی تعلیم ہی میں ان مسائل لاینحل کا حل پایا جاتا ہے۔ سو کتنی بھاری ذمہ داری اس کے شاگردوں کی ہے کہ وہ جگہ جگہ اس حقیقت کا اعلان کردیں کہ خداوند مسیح ہی ہے جو نہ صرف ہندوستانی قوم کا بلکہ ہر فرد بشر کا منجی ہے اب اگر آپ اُس کے خفیہ شاگرد ہیں تو محض اس ذمہ داری ہی سے نہیں کتراتے بلکہ بنی نوع انسان کی نجات کے عظیم عمل میں خداوند مسیح کے ہم خدمت ہونے کے بیش بہا شرف سے بھی محروم رہتے ہیں۔

یہ ہیں وہ استحقاق جو خداوند مسیح کی کامل اور علانیہ پیروی سے ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔ اب دیکھیو کہ دنیا ان کے مقابلہ میں ہمیں کیا دیتی ہے؟ پولوس رسول کو اس دنیا کی کل نعمتیں جو وہ اُسے دے سکتی تھی میسر تھیں عزت۔ دولت۔ مرتبہ وغیرہ۔ لیکن اس کی گواہی کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ "جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں انہیں کو میں نے مسیح کی خاطر نقصان سمجھ لیا ہے۔ بلکہ میں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں جسکی خاطر میں نے ساری چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں"۔ (فلپیوں ۳: ۷ - ۸) اگر میزانِ انتخاب کے ایک پلڑے میں وہ تمام اشیاء جنہیں آپ اس دنیا میں عزیز سمجھتے ہوں رکھی جائیں اور دوسرے میں وہ بیش قیمت روحانی فیوض رکھے جائیں جو مسیح پاک کی کامل شاگردی اور رفاقت سے ملتے ہیں تو آخر اللذکر پلڑے کے بجا طور پر جھک جانے میں بھی بھلا کوئی کلام ہو سکتا ہے؟

ہاں نقودیمس اور یُوسفِ ارمتیہ کے واقعہ کو پڑھکر ستا ایک خیال اور بھی آتا کہ مسیح خداوند کی صلیب کے پاس ہی اُنہوں نے اپنی خفیہ شاگردی کا جامہ اُتار پھینکا اور سب لوگوں پر ظاہر کردیا کہ وہ اُس کے پیرو ہیں۔ ممکن ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کی نجات کی خاطر کیا کیا جورو ستم جھیل رہا ہے تو اُن کے دل پگھل گئے ہوں اور وہ مقدس یوحنا کے الفاظ میں یہ کہنے پر تیار ہو گئے ہوں کہ ہم اس لئے محبت کرتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت کی" (۱ یوحنا ۴: ۱۹) خداوند مسیح ہمیں جو اس کے پیرو ہیں اپنی خاطر دکھ اُٹھانے کے واسطے اسی لئے طلب کرتا ہے کہ خود اُس نے ہمارے لئے بے اندازہ مصائب اور کلفتیں برداشت کیں۔ اگر آپ اُس کی صلیب اور اُس کے صلیبی دکھوں پر غور کریں تو آپ محسوس کرینگے۔ کہ آپ ہی کی خاطر اُس نے یہ سب کچھ سہا۔ اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالے کردیا (گلتیوں ۲: ۲۰) اور جب آپ اُس کی مصلوبیت کے درد انگیز واقعات پر فکر اور تامل کر رہے ہوں تو آپ کے تصور میں وہ آپ کو یہ کہتا ہوا سنائی دیگا ؎

فدا جان کی ہیں نے تیرے لئے
تبا کیا کیا تو نے میرے لئے ہے

کیا ہمارے دلوں اور زندگیوں کا جواب اس مشہور انگریزی گیت (When I survey the wondrous cross) کے الفاظ میں کچھ اسی قسم کا نہ ہوگا؟

اُس صلیب پر جس پہ مُوا تھا شہ جاہ و حشم کروں جب میں نظر
تو ہوں سود کو اپنے سمجھتا زیاں کرتا ہوں تُف اپنے تکبر پر

✕

کبھی ہوتی جو ساری خدائی مری۔ تو سمجھتا نذر کو نہ کافی تری
یہ عجیب محبت یہ والی بکرتی ہے طالب دل و جاں کی نذر

(ترجمہ) الیف۔ ایم۔ نجم الدین

سسلی میں اشیاء خوردنی کی ارزانی کا یہ حال ہے کہ وہاں کھیت کے مزدوروں کو اگرچہ نصف فرانک یعنی پانچ آنے یومیہ اُجرت ملتے ہیں لیکن وہ بڑے آرام سے گذارہ کرتے ہیں اور اچھے خاصے امیر معلوم ہوتے ہیں۔ (زمیندار سنڈے ایڈیشن)

حفظِ صحت

ہرچند کہ دنیاوی مشاغل و کثرت کاروبار اور کسی قدر صحتِ مرض سے مجھے اس قدر فرصت نہیں ملتی کہ اطمینان کے ساتھ علماء کی تصنیفات کو مطالعہ کروں اور کوئی انوکھی اور مفید باتیں لکھ کر پبلک اور سلک کو فائدہ پہنچاؤں لیکن پھر بھی رات دن یہ دھن لگی رہتی ہے کہ اپنے بے ہنر ہاتھوں سے "نور افشاں" کے ذریعے کچھ نہ کچھ مخلوق خدا کی خدمت کرتی رہوں۔ میرے شفیق فاضل اور لائق اڈیٹر صاحب نے میری پچھلی ادنے تحریر کو خندہ روئی کے ساتھ حوالہ اخبار کیا اور مجھے پھر موقع دیا۔ گو آپ کے سامنے میری جیسی ایک نو آموز نا تجربہ کار کا اپنے خیالات پیش کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا پھولوں کو خوشبو سونگھانا ہے۔ مگر میں خیال کر خورد ال خطا بزرگاں عطا میں اپنے خیالات پریشان آپ کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کی جرأت کرتی ہوں آج میں نہایت معمولی اور اہم اور قابلِ غور امور کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرتی ہوں۔ یعنی

ضعف معدہ کا عارضہ جو ہمارے ہندوستان میں کثرت سے ہوتا ہے۔ یہ عارضہ خصوصاً اُن لوگوں کو جو آرام پسند ہوتے ہیں اور ریاضت اور نقل و حرکت اور ہوا خوری نہیں کرتے میں بتیرا ہوتا ہے۔ معدہ درحقیقت بڑا شریف عضو ہے۔ اسکی صحت سے تمام اعضا صحیح رہتے ہیں۔ مدار زندگی اور طول حیات اسی پر منحصر ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ حفاظتِ صحت معدہ کا خیال ہر وقت ملحوظ رکھے۔

ایک سبب ضعف معدہ کا یہ ہے کہ کھانا مقدار سے زیادہ کھایا جاوے۔ پس کثرت متعدد اغذا سے معدہ ممتلی ہو جاویگا۔ اور رطوبت نیز ابیہ جو واسطے غذا کے ہضم کرنے کے معدہ میں بھری رہتی ہے بشکل مخلوط اور بخروج ہونگی۔ پس ہضم میں فتور واقع ہوگا اور تولید ریاح بہت ہونگی اور معدہ پھول جاویگا۔ اور کھٹی ڈکار یا جلی ہوئی ڈکار آویگی۔ پھر معدہ اس غذای غیر منہضم کو بہ تقاضۂ دفع موذی براہِ قے یا اسہال کے یا دونوں راہوں سے نکال دیگا جیسا کہ ہیضہ غذائی میں ہوتا ہے۔

دوسرا سبب ضعف معدہ کا یہ ہے کہ غذا ردی الجوہر بالفعل کھائی جاوے۔ مثلاً چربی کھانے میں بہت آئی ہو۔ کیونکہ چربی معدہ میں ہضم نہیں ہوتی ہے۔ اسی طرح زیادہ مٹھی کھانے سے بھی ضعف معدہ ہو جاتا ہے

تیسرا سبب ضعف معدہ کا یہ ہے کہ انسان کھانے کو خوب چبا کر نہ کھاوے۔ کیونکہ جب کھانا خوب نہ چبایا جاوے اور لعاب دہن اس میں نہ ملے تو وہ کھانا جلد ہضم نہیں ہوتا ہے۔

چوتھا سبب ضعف معدہ کا یہ ہے کہ آدمی بیٹھے رہنے کا شغل زیادہ رکھتا ہو۔ چلنے پھرنے کا اتفاق نہ ہوتا ہو جیسے نقل نویسی صرافی یا خیاطی وغیرہ۔ یا آنکہ محنت و مشقت بدنی یا نفسانی بہت افراط کے ساتھ کی جاوے۔ یا کسی معاملہ میں غور و فکر حد سے زیادہ کی جاوے یا متواتر صدمات رنج و الم کے اٹھانا پڑیں۔ یا وقت کھانے کا مناسب اور منتظم نہ ہو۔

پانچواں سبب ضعف معدہ کا یہ ہے کہ آب سرد کثرت سے پیا جاوے۔ جس کے سبب سے معدہ ضعیف ہو جاوے اور وہ تیزاب جو کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ کمزور اور رقیق ہو جاوے اور اثر اس کا کم ہو جاوے

چھٹا سبب ضعف معدہ کا تمباکو۔ چرس۔ بھنگ شراب۔ افیون اور چانڈو وغیرہ کا استعمال کرنا ہے۔ یہ اشیاء دماغ کو ضرر شدید پہنچاتی ہیں جسکی وجہ سے اعصاب ضعیف ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے ضعف معدہ لاحق ہو جاتا ہے۔

عمدہ علاج ضعف معدہ کا کیا ہے کہ غذا میں تخفیف کریں اور جب معدہ اس غذا کو ہضم کرنے لگے اور شکایت ضعف معدہ کی رو بزوال لاوے اسوقت بتدریج غذای لطیف و سریع الہضم مقدار میں بڑھاتے جاویں۔ اگر دودھ کسی کے مزاج کے موافق نہ ہو تو یخنی چوزہ مرغ یا بٹیر وغیرہ کی استعمال کریں۔ اور علی الصباح ہوای صاف میں سیر کریں اور خفیف ریاضت و مشقت کی عادت کریں اور بدنی لباس کا بھی خیال رکھیں۔ ہوا خوری تفریح اور نشاط میں مصروف رہیں اور اسباب غم و الم سے بچاویں۔ نہار منہ پانی پینا ضرر کرتا ہے مصطگی اور فولاد محلول نہایت مقوی معدہ ہیں۔

(باقی آیندہ)

مسز طالب مسیح

ضرورت

مسز ڈیوس صاحبہ کو زنانہ ہسپتال کوہاٹ میں دو دیندار مسیحی عورتوں کی ضرورت ہے جن میں سے ایک کمپونڈری کے کام میں اور دوسری مڈوائف کے کام میں معقول تجربہ رکھتی ہوں۔ کمپونڈر کو تنخواہ مبلغ ۴۸-۲-۶۰ روپیہ ماہوار اور مڈوائف کو مبلغ ۲۵ روپیہ سے ۴۰ روپیہ ماہوار ملیگی۔ ہر سال ۲ روپیہ ترقی ملیگی اور جانے کا کرایہ بھی دیا جائیگا۔

المشتہر:- لیڈی ڈاکٹر مسز ڈیوس
زنانہ ہسپتال۔ کوہاٹ

این۔ ایم۔ ایس کی سالانہ کانفرنس

بمقام کلارک آباد بتاریخ ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۲۶ء

صاحبان مجھے افسوس ہے کہ چند ایک وجوہات کے باعث کانفرنس کی تاریخ و جگہ کے بارے میں کچھ گڑبڑ رہا ہے۔ اب آخر فیصلہ ہو گیا ہے اور میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ این۔ ایم کانفرنس کا اجلاس بمقام کلارک آباد بتاریخ ۳۰ اپریل و یکم مئی کو منعقد ہوگا مہربانی سے تشریف لاویں۔

(پادری) کے۔ این۔ دینا ناتھ

ایک شاہی فرمان جس پر ایڈورڈ ہشتم شاہ انگلستان نے اپنی تخت نشینی سے دو ماہ کے بعد دستخط کئے ۵۰۴ پونڈ ۶۷۵۰ روپیہ کو فروخت ہوا۔ (زمیندار سنڈے ایڈیشن)



مسٹر حمید علی کی تقریر نومسلم کانفرنس لاہور میں اور اس کا جواب

(نور افشاں کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

"انجمن حمایت اسلام لاہور" پنجاب کے مسلمانوں کی سب سے بڑی انجمن ہے جو ہر سال دس لاکھ سے زیادہ روپیہ مسلمانوں کی تعلیم وغیرہ پر خرچ کرتی ہے۔ اس کا سالانہ اجتماع "انڈین کانگریس" کے بعد غالباً سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے امسال انجمن کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں نومسلم مہاراجہ نصر اللہ خاں (سابق ناہر سنگھ ایشر سنگھ) والئی ریاست امود (کاٹھیاواڑ) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے پیشتر مسلمانان لاہور نے مہاراجہ نصر اللہ خاں کا جلوس نکالا جس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں مفقود ہے۔ نامہ نگار نور افشاں نے اسی ٹکر کا ایک جلوس خاک مصر میں دیکھا ہے۔ جبکہ مشہور مصری محب وطن زاغلول پاشا قید فرنگ سے رہا ہو کر ۱۹۲۱ء میں جبرالٹر سے قاہرہ پہنچے تھے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس سال اپنے سالانہ اجلاس کے ساتھ "نومسلم کانفرنس" بھی منعقد کی جس میں نومسلموں نے اپنے حلقہ بگوش اسلام ہونے کے متعلق تقریریں کیں اسی سلسلہ میں ہمارے دوست مسٹر حمید علی ساکن بدوچیدہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتے ہوئے مسیحیت اور مسیحیوں کے متعلق نہایت کذب بیانی سے کام لیا ہے جس کے متعلق مجھے کچھ عرض کرنا ہے

مسٹر حمید علی آج سے کوئی دو سال پیشتر پادری کمیل صاحب (پسرور) پادری مچل صاحب (ظفروال) کی کوشش سے مسیحی ہوئے تھے۔ آپ کے مبلغ علم کے متعلق اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اپنے گاؤں "بدوچیدہ" کے پرائمری سکول کے گریجویٹ ہیں۔ مسیحی ہو کر آپ نے گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے۔ اچھے اچھے بزرگان دین کی پگڑیاں اچھالنا شروع کر دیں۔ چونکہ آپ نوخیز ہیں طبیعت میں استقلال نہیں۔ پادری کمیل صاحب (پسرور) نے آپ کو پادری لینگ صاحب کے پاس گوجرانوالہ بھیج دیا جس نے ترس کھا کر آپ کو ہمارے دوست مسٹر موسیٰ خاں کے پاس بدیں غرض روانہ کیا کہ خاں صاحب کی زیر نگرانی کتابت سیکھیں۔

مسٹر حمید علی کا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے کہ آپ "پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی" میں ایک ممتاز عہدہ پر متمکن تھے نیز یہ بھی غلط ہے کہ آپ گوجرانوالہ سیمنری کی لائبریری کے مہتمم رہ چکے ہیں۔ میرا تو دعوے ہے کہ آپ سیمنری کی لائبریری کی کتابوں کے نام پڑھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے اور کجا مہتمم ہونا۔ مشنریوں نے آپ کو بڑے بڑے سبز باغ دکھائے آپ کو ورغلایا۔ پھر آپ سے دھوکا کیا۔ آپ کو فریب دیا۔ دیگر عیسائیوں نے آپ سے اچھے سلوک نہیں کئے آپ کو تکلیف دی۔ گویا ہر جگہ پر شادی نہ کرائی۔ اس لئے آپ مسلمان ہونے پر مجبور ہو گئے آپ جس مذہب میں چاہتے رہتے۔ مگر ایسی باتیں نہ کیجئے جو اصول کے خلاف ہوں۔

کل عیسائیوں کے علم اور مطالعہ پر حملہ کرنا انسانیت کا منہ کالا کرنا ہے۔ بفضل خدا اس وقت عیسائیوں میں ایسے ایسے عالم موجود ہیں کہ وہ آپ کو برسوں پڑھائیں۔ مرزا صاحب اور اُن کے حواریوں کی صحبت آپ ہی کو مبارک ہو۔ ہمارے پاس ایسے لوگ ہیں جنکی شکل دیکھتے ہی حرم قادیان کے کبوتر اپنی غٹر غوں بھول جایا کرتے ہیں۔ باور نہ ہو تو مباحثہ سیالکوٹ ملاحظہ فرمائیے۔ الوہیت۔ کفارہ۔ تثلیث کو اگر آپ نہیں سمجھے تو اس میں دوسروں کا کیا قصور۔ آپ اپنی کم عقلی کا ماتم کیجئے۔

آپ نے کل عیسائیوں کو جو مباحثہ کا چیلنج کیا ہے وہ ہمیں منظور ہے۔ اگر آپ اپنے مکان واقع "قلعہ گجر سنگھ (لاہور) ہی پر بحث کے خواہاں ہوں تو بہت بہتر ہمیں یہ شرط بھی منظور ہے۔ آپ اپنے مکان کا پتہ دفتر نور افشاں میں پہنچا دیجئے۔ پھر آپ کے مقابلے میں کوئی عالم نہیں بلکہ آپ کی قابلیت ہی کا کوئی آدمی کھڑا کرینگے۔

شادی خانہ آبادی

مورخہ ۱۸ اپریل کی شام کے ۵ بجے نولکھا پریسبٹیرین کے عبادت خانہ میں پیاری طالب الدین اور مسٹر سیل نلب کی رسم نکاح عمل میں آئی۔ تمام عبادت خانہ پنجاب کے معزز عزیز و اقارب سے۔ دوستوں سے اٹا ہوا تھا۔ جگہ کی قلت کے باعث بہت سے دوست دروازوں اور تاکیوں میں ایستادہ تھے۔ ہندو مسلم دوست بھی حاضر تھے۔ عبادت خانہ نہایت سجا ہوا تھا۔ رسم نکاح پادری ٹھاکر داس صاحب اور پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب نے ادا کی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا اس نئے خاندان کو اپنی برکات سے معمور فرمائے۔ آمین

ایک جوتشی کی پیشینگوئی

صوبجات متحدہ کے ایک جوتشی نے یہ پیشینگوئی کی ہے کہ یہ سال مہاتما گاندھی کے لئے بہت خراب ہے اب سے ۶۱ سال کی عمر تک ان کی صحت اچھی نہ رہیگی ان کو اپنے کام میں زیادہ کامیابی نہ ہوگی۔ ان کا جو اثر ہندوستان کے لوگوں پر ہے۔ اس میں کمی ہو جائیگی سنہ ۱۹۳۰ء تک فرقہ وارانہ معاملات کو ترقی ہوتی رہیگی۔ اس کے بعد ہندو مسلمانوں میں زیادہ اتحاد پیدا ہوگا۔ سوراج پارٹی کے لیڈر۔ پنڈت موتی لال نہرو کو مشکلات پیش آئینگی۔ اس سال ان کی صحت اور رسوخ کو نقصان پہنچیگا۔ اور وہ سوراج پارٹی سے الگ ہو جائینگے۔ پنڈت مالوی جی کے متعلق جوتشی نے پرامید خیالات کا اظہار کیا ہے۔ - پرکاش ۱۷ اپریل

پرکاش راوی ہے کہ

بمقابلہ اس کے عیسائیوں کی حالت پر نظر ڈالو تو معلوم

ہوگا کہ اُنہوں نے جہاں انسٹی ٹیوشن چلائے وہاں پرچار کو نظرانداز نہیں کیا۔ اُنہوں نے دونوں لیگ چلائے پرچار لیگ اور سنتفا لیگ سنتفائیں چلائیں۔ لیکن اُنہیں پرچار کے ادھین رکھا اور جب دیکھا کہ ان کے ذریعہ پرچار نہیں ہوتا تو اُنہیں بند کر دیا گیا۔ ہندوستان میں مسیحیت کے پرچار کے لئے مشن سکول کھولے گئے کئی سال ہوئے لودھیانہ میں عیسائیوں کی کانفرنس ہوئی۔ اس میں سوال پیش ہوا کہ جب مشن سکولوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا تو اُنہیں رکھنے کی کیا ضرورت ہے اُس وقت کسی نے جواب دیا کہ ہمارا بگڑتا ہی کیا ہے فیس اور سرکار کی گرانٹ سے سکول چل رہے ہیں اور ہمارے آدمیوں کے لئے کام مل رہا ہے۔ لیکن یہ دلیل بہت دیر تک کارگر نہ ہوئی۔ اور مشن سکول آہستہ آہستہ بند کئے جا رہے ہیں۔ عیسائیوں نے نہ صرف پرچار کے لئے لاکھوں روپے دیئے ہیں اور ہر سال دے رہے ہیں بلکہ وہ اس کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ پرچار کے لئے تندرست لوگوں نے کوڑھیوں میں رہنا منظور کیا۔ عمریں انہوں نے وحشی لوگوں میں گذار دیں۔ جنگلوں میں رہنا منظور کیا۔ اپنی جانیں دیں۔ تب یہ حالت پیدا ہوئی کہ مدراس کے لشپ وائٹ ہیڈ اپنی ایک تقریر میں کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں بلحاظ روزانہ اوسط سے لوگ عیسائی ہو رہے ہیں اور اس وقت عیسائی دنیا بھر میں درجہ دوم پر ہیں۔ ایضاً

کمبھ کا میلہ

ہندوستان کی تہذیب و شائستگی کی اصلی پائیگی کا کسے اقرار نہیں ہے۔ اس پر کون سے ہندو آریہ کو اعتراض نہیں ہے۔ ہر ایک اخبار میں اسکی عظمت کے چرچے ہوتے رہتے ہیں۔ ہر ایک لیکچر میں اسکی فضیلت کے راگ گائے جاتے ہیں۔ لیکن یونہی کوئی میلہ آ گیا وہیں اسکی تہذیب و شائستگی کا بھانڈا پھوٹ جایا کرتا ہے۔ ہردوار میں کچھ عرصہ سے کمبھ کا میلہ ہو رہا ہے۔ جہاں ہزاروں مادر زاد ننگے مرد و عورت بھی جلوسوں میں رونما ہوتے رہتے ہیں دیگر قباحتوں کو نظرانداز کرنے پر بھی بیسویں صدی کی مہذب دنیا میں ننگے سادھوؤں کا میلوں میں جلوس نکالکر چلنا پھرنا واقعی ہندی تہذیب و شائستگی کا ایک لاثانی نمونہ ہے۔ اس پر اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ قریباً ۵ مرد و عورت گنگا اشنان کے روز مر چکے ہیں ہم ان حالات کو دیکھکر صرف خدا سے دعا کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے لوگوں کی صداقت میں آنکھیں کھولے۔

چین میں مشنری کام بالکل بند ہو چکا ہے

چین میں خانہ جنگی ہنوز چلی جا رہی ہے۔ چینی قوم پرستوں کی ظالمانہ کارروائیوں کی وجہ سے تمام یورپی مشنری چین کے اندرونی حصوں سے نکلکر حفاظت کی جگہوں میں آ چکے ہیں گویا چین میں مشنری کام بند ہو چکا ہے سلطنت آزادی کے جذبات انسان کو اندھا بنا سکتے ہیں۔ مگر حصول آزادی کی کوشش ایک ہولناک اور ملک و قوم کے لئے فنا کا جھاڑو ہوتی ہے جس کا تجربہ آجکل ملک چین کر رہا ہے۔ دیکھیں چین کے قوم پرستوں کی کوششیں کیا رنگ لاتی ہیں؟

ٹارنٹو کے اخبار "کرسچین انکوائرر" کے ایڈیٹر ارنسٹ اسٹرلے کو مذہبی توہین کا مجرم پایا گیا ہے بقول "ڈیلی ہیرلڈ" اس نے اپنے اخبار میں ایک مضمون کے دوران میں لکھا تھا کہ بائبل میں صدہا فقرات خدا کے متعلق ایسے ہیں کہ کسی با اخلاق دیانتدار آدمی کو لکھتے ہوئے شرم آئے اس پر اسکے خلاف الزام لگایا گیا۔ کہ اُس نے شرارت سے قادر مطلق خدا پر ۔ ۔ ۔ ۔ اور بائبل اور عیسائی مذہب کے متعلق ایسی دل آزار باتیں لکھیں کہ جو قانون فوجداری کے خلاف ہیں۔ اس ۔ ۔ ۔ ۔ قانون کے تحت میں یہ پہلا مقدمہ تھا جو کینیڈا میں چلایا گیا۔

(رہنما سے ماخوذ)



سہارنپور کنونشن

وتا ۱۴ مارچ

امسال تعداد حاضرین گذرے سال کی نسبت کچھ کم تھی۔ وجہ یہ کہ ایک تو پہلے دو تین روز تک بارش نے اپنا رنگ جمائے رکھا۔ دوسرے کئی ایک وجوہات کے سبب کنونشن مناسب وقت پر نہ ہو سکی۔ اسلئے لوگ نہ آسکے۔ تاہم جماعت خاصی تھی۔

شام کی عبادت کے بعد مشاعرہ ہوا مجلس آدھی رات تک جمی رہی لوگ بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ ہر طرف سے داد وتحسین ہوتی رہی۔ اگرچہ میں خود بھی مشاعرہ کا حامی ہوں تو بھی میں نہیں کہہ سکتا کہ روحانی بیداری کی کنونشنوں کے موقع پر ہم مشاعرہ کہاں تک مفید ہے۔ لیکن میں باعتبار ذخیرہ روحانی غزلیات وگیت بھجن کا از حد خواہشمند و دلدادہ ہوں بشرطیکہ کسی راگ رنگ کے جامہ میں پیش کئے جائیں فی زمانہ ہندوستانی کلیسیا کو زبوروں کے علاوہ ایسے گیت بھجن و غزلیات کی ضرورت ہے جو عبادت کا حصہ ہو سکتے ہیں اور کئی اور موقعوں پر بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے قابل قدر میر مشاعرہ پادری اسمتھ صاحب وشائقین شعر خوانی ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر آئندہ سال بڑھ چڑھ کر غزلیں کہینگے اور ان کا طرح مصرع بھی کنونشن کے مضمون کے مطابق ہوگا

جزوی اجلاس۔ اس کنونشن میں کلام کے مطالعہ کا ایک نرالا طریقہ عمل میں لایا گیا تھا جو حقیقت میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ چند سبق مضمون کے متعلق تیار کر کے چھپوا دیئے جاتے تھے۔ کنونشن کے سب لوگ دس دس بارہ بارہ کی تعداد میں ایک ایک استاد کے سپرد کئے جاتے تھے۔ جو ہر روز اپنی مقررہ جگہوں میں جمع ہو کر بڑے شوق سے ان سبقوں کا مطالعہ کرتے تھے۔ ان جماعتوں میں مضمون زیر بحث کے متعلق ہر ایک کو رائے زنی کا حق تھا۔ اس قسم کے مطالعہ میں لوگ آزادی سے اپنے خیالات پیش کر سکتے تھے اور روز بروز اپنی باطنی حالت و چال چلن کا ایک کلام کی تعلیم سے مقابلہ کرنے لگ جاتے تھے اور انجام کار اپنی روحانی زندگی میں ترقی کرتے ہیں۔

کلیسیا کی مالی وتمدنی حالت پر بہت کچھ غور و فکر کیا گیا ہے۔ خاصکر دیہاتی مسیحیوں کا بہت کچھ ذکر مذکور تھا۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے بلکہ معمہ ہے جسکو وہی لوگ حل کر سکتے ہیں۔ جو غریب لوگوں سے دلی ہمدردی رکھتے ہوں اور حقیقت میں اپنے پڑوسی جان کر ان سے اپنی مانند محبت رکھتے ہوں۔ مجھے تحقیق معلوم نہیں کہ کرسچن کونسلیں جو برائے نام بن گئی ہیں مسیحی برادری کی بہتری وبہبودی میں کہاں تک ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں شاید اس مسئلہ پر کئی مرتبہ بڑے شد ومد سے بحث مباحثہ ہوا۔ لیکن آج تک کوئی نتیجہ ظہور میں نہیں آیا۔ کنونشن میں تین چار روز تک دیہاتی مسیحیوں کی مالی وتمدنی حالت کی ترقی کے بارے میں مختلف خیالات پیش کئے گئے۔ حاصل کلام یہ کہ ہم ان کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ دعا مانگنا بیشک سب سے اعلےٰ وسیلہ ہے۔ لیکن دعا کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور عملی طور پر کوشش نہ کریں۔ ایمان و اعمال دونوں پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے بغیر دونوں لاحاصل ہیں۔ اگر ہم کو دیہاتی مسیحیوں سے سچی محبت دلی نہیں ہے اور ہم ان سے اپنی جان کے برابر محبت نہیں رکھتے تو بہتر ہوگا کہ ہم اپنی کونسلوں کانفرنسوں اور کنونشنوں کے پروگرام میں اس مالی وتمدنی مسئلہ کو محض وقت گذاری اور شغل بازی کی خاطر شامل نہ کیا کریں۔

نگر کیرتن۔ اتوار کا دن نگر کیرتن میں صرف ہوا۔ منتظم وہادی ہمارے نامی گرامی دوست مسٹر ایم۔ این بوز و مسٹر منی لال پرکھ صاحب تھے ۲½ بجے سے ۶ بجے شام تک مناسب مقامات پر کھڑے ہو کر تمام شہر میں کلام اللہ سنایا گیا۔ لوگ نہایت خاموشی ودلچسپی سے سنتے رہے۔ بائبل کے حصص کی کافی تعداد پر فروخت ہوئے۔ خوشی کی بات یہ کہ جیسے اکثر بازاری منادی کے وقت طعن وتشنیع ہوا کرتی ہے۔ اس موقع پر کوئی ایسی بات نہ ہوئی اور نہ ہی کسی شخص کے منہ سے کسی قسم کا ناواجب کلمہ سننے میں آیا۔ خدا کرے کہ یہ بیج بڑھے اور کثرت سے پھل لائے۔

مضمون "مسیح اور ہندوستانی کلیسیا" نہایت غور طلب ہے۔ معزز واعظین نے کلیسیا کی ظاہری و باطنی حالت صفائی سے بیان فرمائی۔ کلیسیا میں روحانی زندگی کی بہت کمی ہے جب تک مسیحی لوگ فرداً فرداً اپنی ذمہ واری کو محسوس نہیں کرینگے اور اپنے آپ کو اپنے مصلوب کے حوالے نہیں کرینگے اور گناہ کی نسبت مُردہ ہو کر راستبازی کی زندگی بسر نہیں کرینگے۔ دیگر اقوام کو کلیسیا میں مسیح ہرگز نظر نہ آئیگا۔ اگرچہ کلیسیا میں کچھ کچھ کمیت ترقی تو ہے۔ تاہم مسیحیوں کی کمزوری کے باعث انجیل کی بشارت میں بھی کمی ہے۔ اور یہی وجہ خدا کی بادشاہت جلد نہیں پھیلتی جیسے ہم لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں ویسے ہی ہم خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ اور نہ ہی اس تعلیم کی تعظیم اور قدر ومنزلت ہمارے خاندانوں میں ہے لازم ہے کہ کلیسیا میں کسی قسم کے فروعی تفرقات نہ ہوں اور سب کے سب متحد طور پر مسیح میں ایک بدن اور ایک روح ہوں۔

غزل

از قلم جے۔ ایم۔ طالب از لاہور چیچ روڈ

مجھے اللہ کی اُلفت نے فرزانہ بنا ڈالا
مگر دیوانے نے یہ سمجھے کہ دیوانہ بنا ڈالا

حقیقت نے مزاج اپنا تھا شاہانہ بنا ڈالا
طلب نے حق کی حق گو گدایانہ بنا ڈالا

نقد سودا تھی۔ گردش نصیبی تھی مقدر میں
پس مُردن بھی میری گل کا پیمانہ بنا ڈالا

ہمارا دل لرزتا ہے تماشا دیکھتا ہے تو
غضب ہے شمع پر جلنے کو پروانہ بنا ڈالا

کہیں خنداں ہے کوئی اور گریاں ہے کہیں کوئی
یہ دنیا کیا بنائی تو نے میخانہ بنا ڈالا

ہیں تیرے راز پوشیدہ عیاں چشم بصیرت پر
دکھا کر جلوہ تو نے اسکو فرزانہ بنا ڈالا

عجب مطلوب ہے تو کچھ نہیں موقوف طالب پر
طلب نے تیری ہر طالب کو فرزانہ بنا ڈالا

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اس کنونشن سے جو جو برکات خدا کے بندوں کو کلیسیا کی سرفرازی اور خدا کی بادشاہت پھیلانے کی خاطر حاصل ہوئیں وہ بارآور ہوں اور خداوند مسیح کا جو کلیسیا کا سر ہے جلال ظاہر ہو۔ فضل الدین ۔ جگادھری۔

ضرورت ۴-۳

۱۔ ڈفرن ہاسپٹل کوئٹہ کو ایک نرس اور فیمیل کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے جو بغیر حرج ونقصان کے کلور فارم وغیرہ سنگھانے میں بھی مشاق ہو تنخواہ مبلغ ۵۰ روپیہ سے ۶۰ روپیہ ماہوار تک ملیگی۔ اس کے ساتھ رہایش کے لئے مکان ایندھن۔ دھوبی اور یونیفارم الاؤنس مفت ملیگا۔

۲۔ دائی کے کام کی تعلیم کے لئے عورتوں کی بھی ضرورت ہے جنکو مبلغ ۱۵ روپیہ ماہوار سے ۲۰ روپیہ ماہوار تنخواہ یا وظیفہ دیا جائیگا۔

۳۔ ڈبلڈین میں ایک نرس کی ضرورت ہے۔ جسے مبلغ ۷۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی۔ قلعہ سیف اللہ میں مبلغ ۵۰ روپیہ تنخواہ ملیگی اور چمن میں بھی مبلغ ۵۰ روپیہ تنخواہ ماہوار ملیگی۔

۴۔ ہندو لاج میں ایک تربیت یافتہ دائی کی ضرورت جسے مبلغ ۳۵ روپیہ سے ۴۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ امیدواروں کو اپنی تازہ اسناد کے نقول کے ساتھ اپنی درخواستیں لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہاسپٹل کوئٹہ کے نام جلد روانہ کرنا چاہیے۔

المشتہر

لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہاسپٹل۔ کوئٹہ

بلوچستان

مدعا ثابت ہو گیا مقدمہ کی نقل صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مغربی حلقہ کی خدمت میں ارسال کی گئی جنہوں نے ملزم کو محکمہ پولیس کی ملازمت سے خارج کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ۴-۲

سکول ہذا کا اعلےٰ مقصد یہ ہے کہ شمالی ہندوستان کے تعلیم یافتہ جماعتوں کے لڑکوں کو بورڈنگ ہاؤس میں ایک اعلیٰ تعلیم دی جاوے۔

وارڈن ۔ پرنسپل ۔ سکول فادر ۔ منشی نہال چند اور ہاؤس فادر ڈاکٹر عنائت مسیح ہیں۔ تمام دن طلبا کی نگہبانی اچھی طرح کی جاتی ہے اور اُن کو کافی آزادی ملتی ہے جس میں کہ وہ اپنے چال چلن کی بہتری کے لئے ترقی کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سال انٹرنس کی جماعت میں ۱۱ طلبا بیٹھے جن میں ۹ کامیاب ہوئے اور ان میں سے کوئی بھی تیسرے درجہ میں نہ آیا۔

پڑھائی امسال ۲۹ اپریل سے شروع ہوگی سکول ہذا میں کچھ وظائف بھی لڑکوں کے لئے مقرر ہیں جو کہ سکول شروع ہونے پر حاصل ہو سکتے ہیں

ایک پولیس سب انسپکٹر ملازمت سے برخاست کیا گیا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

عدالت میں بعض انکشافات کی بنا پر ایک سب انسپکٹر پولیس ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ اُس نے ایک شخص کے خلاف یہ جھوٹا الزام لگایا تھا کہ اس کے قبضہ میں ایک بھرا ہوا ریوالور تھا جسے میں نے برآمد کیا۔ اس الزام کی بنا پر شخص مذکور کے خلاف مقدمہ چلایا گیا جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک کی عدالت میں پیش ہوا مجسٹریٹ صاحب نے شہادتوں کی بنا پر معلوم کیا کہ تفتیش کرنیوالے پولیس افسر نے اپنی ضمنی میں ریوالور کے برآمد کرنیکی جو کیفیت قلمبند کی ہے وہ غلط ہے عدالت نے قرار دیا کہ سب انسپکٹر پولیس نے ریوالور برآمد کرنیکی تحسین حاصل کرنیکی غرض سے ملزم کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ بنایا حقیقت یہ تھی کہ ریوالور کو اور شخص نے برآمد کیا تھا عدالت کے فیصلہ کی نقل موصول ہونے پر سب انسپکٹر کے خلاف محکمانہ تحقیقات کی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُسکے خلاف جھوٹی شہادت مرتب کرنیکا جرم

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ فیس۔ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات ۸ ماہوار فی طالب علم ہے کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر خلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا ۸ سے ۱۶ تک۔ گرد کوزل ۸ سے ۱۲ تک۔ مزیدحالات پرنسپل صاحب و سپرنٹنڈنٹ صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین ہماری نوبی حکمی دوائیں ۴-۱۳

(۱) دمہ خشک ہو یا تر یا پرانا ہو یا نیا مجرب اور تیر بہدف ہے۔ دوہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸

(۲) ہر قسم کی کمزوری کے دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو فی شیشی ۱۲

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ بخار۔ چوتھیہ بخار۔ پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن ضروری بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر۔ ڈاکٹر ای۔ این اوبیڈا ایہ خورجہ۔ ضلع بلند شہر۔

پادری ٹی ڈبلیو جے سکلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں امپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائیٹر چھپا